

اسماعیلی و بابی دیوبندیوں کے عقائد میں تضاد

اپنے منہ مشرب اور کافر

اولیاء اکرام کے اختیارات و تصرفات کے انکار میں دیوبندی مصنف نے ”بریلوی فتنہ کاروپ“ نامی کتاب میں مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ”منصب امامت“ سے ایک عبارت نقل کی اس کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا، وہ یہ ہے:

”اور نہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ان کو دی ہے اور انسانوں کے معاملات ان کے حوالے کر دیئے ہوں وہ بامر الہی اپنی قدرت سے یہ تصرف عالم کون میں کرتے ہیں، ایسا عقیدہ رکھنا خالص کفر شرک ہے۔ جو کوئی ان اولیاء اللہ کے بارے میں یہ فتیح عقیدہ رکھے وہ بلاشبہ مشرک و کافر ہے“

بریلوی فتنہ کاروپ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور ص ۸۱۳

ایک طرف تو دیوبندی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ عالم میں تصرف کریں، کسی کی مصیبت میں کام آئیں۔ اور کوئی بلا دفع کریں

مگر دوسری طرف اسماعیلی دہلوی کے عقیدہ کا خون ہوتا دیکھیں اور دیکھیں دیوبندی کسی طرح اپنے منہ مشرک اور کافر بنے۔

دیوبندی مولوی عبدالرحیم سہانپوری کا یہ دعویٰ ملاحظہ فرمائیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی قدرت دی ہے کہ وہ فضا میں اڑتے ہوئے ایک بے جان پتلے کو صرف ہاتھ کے اشارہ زمین پر اتار لیں اس سے بات کریں اور اسے واپس کر کے بہت سے لوگوں کے سروں سے بلا ٹالیں

بحوالہ ”آپ بیتی نمبر ۶ ص ۳۱۱، ۳۱۲“

ناظرین اب آپ ہی فیصلہ کریں۔ یہ اسماعیلی وہابی عقائد میں تضاد ہے یا نہیں۔

یہ اپنے منہ مشرک اور کافر ہوئے یا نہیں

جو قدرت خدا نے دیو بندی مولوی کو عطا کی ہے وہی قدرت انبیاء و اولیاء کا عطا

کر دئے تو کفر شرک ہو جائے؟

اللہ عزوجل ہم کو ان اسماعیلی وہابی دیوبندیوں کے شر سے بچائے

www.islamimehfil.com

www.nafseislam.com

www.irshad-ul-islam.com

ارشاد القادی کی کتاب زلزلہ کا تحقیقی و تنقیدی جواب

بریلوی فتنہ کا نیاروپ

مؤلف

مولانا محمد عارف نبھلی اُستادِ ذوقِ اعلیٰ لکھنؤ

زیر نگہانی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامست برکاتہم



فعل اور تصرف نہیں ہوتے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فعل اور تصرف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو ان اولیاء اللہ اصحابِ خدمت اہی کا فعل اور تصرف اور ان کی کلمہ کا کلمہ سمجھے تو یہ شرک کا عقیدہ ہوگا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

پس تغیرات اور حالات میں جو تبدیلیاں
وہن کا اوپر ذکر ہوا، اس عالم میں یا
النسائل کے احوال میں پیدا اور ظاہر
ہوتی ہیں وہ سب ان اولیاءِ مقربین
کی قدرت اور طاقت کا نتیجہ نہیں ہیں
اور نہ ایسا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ان کو
دے دی ہو اور النسائل کے معاملات
ان کے حوالے کر دیئے ہوں اور وہ
بامر الہی اپنی قدرت سے یہ تصرفات
عالم کون میں کرتے ہوں ایسا عقیدہ
رکھنا خالص شرک و کفر ہے جو کوئی ان
اولیاء اللہ کے بارہ میں یہ قبیح عقیدہ
رکھے کہ وہ اپنی قدرت سے یہ تصرفات
کرتے ہیں وہ بلاشبہ مشرک و کافر
الحاصل کسی مقرب بندہ کے غلط

پس انچیز تغیرات و تقلبات
نہ کوہ چہ در اقطار عالم و اطوار بنی آدم
محدث میگردد و میراث قدرت کاملہ
ایشان نیست نہ آؤنتا ہی طاقت امکانی
نہ انچیز حق جل و علا ایشان را قدرت
آثار تصرف عالم عطا فرمودہ کا دوبار
بنی آدم یا ایشان تفویض نمودہ پس
ایشان بامر الہی قدرت خود صرف می نمایند
و این تصرفات گوناگون و تغیرات
بوقلموں در عالم کون بر دہے کا دے
آرد کہ این اعتقاد شرک محض است
و کفر محبت ہر کہ سبب ایشان این
عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد بے شک
مشرک مردہ و کافر مطرود
باجہ نزل تقدیر الہی بنا بر وجہ
کے بادعات کے از مقبولین امر ہے

ماہنامہ نوا یا اولی الابھسار

آپ بیتی

یاد ایام

جسمیں

قطب العالم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا
محمد زکریا صاحب دس مرتبے اپنے اکار کے
طریقت تعلیم اور علم نیر زہد تقویٰ و اخلاص کے
واقعات و عبادات کو نور اور دلچسپی میں نہایت
تحقیق و احتیاط کے ساتھ رقم فرمایا ہے

یہ جدید آئینہ اثر دین

نظر نواز اور امت مسلمہ کے ہر دلچسپ و کمالیہ

ناشر

مکتبہ مہتاب

۱۶ - اردو بازار ○ لاہور

ریزگاری واپس کر کے کہا کریں اب اس معاملہ کو فراموش کرنا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ مسجد سے باہر چلو
وہاں پھر اس معاملہ کو زیرِ نو کریں گے۔ چنانچہ مسجد سے باہر آکر اور دوسرے کمرے میں نے پھر ان
سے ریزگاری کے لیے مولوی محمد رشید کی اس بات سے میرا جی بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ ظاہر کرنا تو ضروری
ہی تھا لیکن انھوں نے نہایت ادب سے ظاہر کیا۔ یہ پوچھا کہ کیا یہ سچ میں تو داخل نہیں؟

(انامات ۲۵۳)

مضمون بالا بہت طویل ہے اور میرے اکابر کا معمول اس میں بہت ہی قابلِ رشک ہے
حقیقت میں تو یہ تواضع کے ابواب سے ہے۔ اہیت کی وجہ سے ان واقعات کو علیحدہ لکھوا دیا اور
نمود کے طور پر علیحدہ لکھوایا۔ ان سب کا ہمارا اپنی کم مائیگی کے احتضار پر ہے۔ جتنی بھی اندر
میں اپنی کم مائیگی ہو گی اور اس کا استحضار ہو گا اتنا ہی زیادہ دوسروں کے اعتراض اور
تنقید پر غصہ کم آئے گا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری جو بڑے صاحبِ کشف و کرامات تھے سہارنپور
ہی میں ان کا مزار بھی ہے۔ عید گاہ سے سراسر گاہ کی طرح پہچاتے ہوئے، ہائیں جانشدیک
مسجد کے قریب ہے اور ان کے کشف و کرامات کے بہت قہقہے مشہور بھی ہیں۔ میرا چاہنا
کا نگینہ کلام تھا۔ ہمارے کاغذ کے مولوی روشن علی خان اپنے بچپن میں ان کی خدمت میں
رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے تھے۔ ایک قندیل اوپر
اڑا جا رہا تھا۔ فرارنے لگے میرے چاندرا یہ دیکھا کیا جا رہا ہے۔ مولوی روشن علی صاحب نے فرمایا
کہ حضرت! مجھے توبہ نہیں کیا ہے۔ فرارنے لگے یہ جادو جا رہا ہے اور مجھے اللہ نے یہ قدرت دی
ہے کہ میں اس کو تاروں میں مولوی روشن علی صاحب نے کہا کہ مزید اتار لیں۔ حضرت شاہ صاحب
نے ہاتھ سے اشارہ کیا دھینچے اور آیا۔ اس میں ایک آدمی کا پتلا بنا ہوا تھا اور اس میں بہت
سی سونیاں اوپر سے نیچے تک چھائی ہوئیں تھیں۔ حضرت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اللہ
نے اس کو گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہا میں جادو ہوں۔ حضرت نے اس سے فرمایا کہ کہاں

سے آیا ہے اور کہاں جاوے گا۔ اس نے بتایا نکلاں جگہ سے آیا ہوں نکلاں کو مارنے جا رہا ہوں حضرت نے اس سے دریافت فرمایا کہ جس نے مجھ کو اس کا کہنا مانے لگایا ہمارا اس نے عرض کیا اب تو آپ کا ہی کہنا مانوں گا حضرت نے فرمایا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا۔ اگلے دن معلوم ہوا کہ وہ جلوس گزر گیا حضرت نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لیے کیا کہ نہ معلوم وہ اور کتنوں کو مارے گا۔

ایسے ہی ان کی کرامات و کشف کے سلسلہ کا دوسرا واقعہ بھی مشہور ہے کہ پنجاب سے حکیم نور الدین بسلسلہ امسالجہ حضرت شاہ صاحب کے پاس آئے حضرت نے ان سے فرمایا کہ حکیم صاحب پنجاب میں کوئی جگہ قادیان ہے وہاں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی نے نہیں کیا حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کر بیگا۔ اور کوچ محفوظ میں آپ کو اس کا مصاحب لکھا ہے۔ آپ کے اندر ایک مرض ہے (بعثت کرنے کا اور بدلنے کا) یہ مرض آپ کو وہاں لے جائے گا اور آپ بتلاہوں گے۔ ہم تو اس وقت نہ ہوں گے مگر آپ کو پہلے سے مطلع کئے دیتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیان نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حکیم صاحب اس سے مناظرہ کرنے کے لیے گئے اور اس کے دام میں پھنس گئے اور اس پر ایمان لے آئے اور پھر اس کے خلیفہ اول ہو گئے۔ (نعوذ باللہ)

ہمارے اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری نور الدین مرقدہ انہی شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری سے بیعت تھے ان کے اجل خلفاء میں تھے۔ اس کے بعد حضرت نے اہم ربانی قطب عالم گنگوہی کی طرف رجوع کیا کسی نے حضرت سے پوچھا کہ آپ نے اپنے دونوں مشائخ میں کیا فرق پایا۔ تو حضرت نے جواب دیا کہ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے یہاں عجب و پندار کا سر کٹا ہوا تھا۔ درحقیقت یہ ایسا سم قائل ہے کہ اس کی نحوست بہت ہی مہلک اور اکابر کے ہوتے ہوئے بھی اپنی نحوست دکھلا کے بغیر نہیں رہتی۔ اس سے جڑھ کر کیا ہوگا کہ جنین کی لڑائی میں سید انکوین ختم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہوتے ہوئے بھی صاحب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ابتدا و مخلوب ہونا چاہے فتح مکہ کے بعد معلوم ہوا کہ جنین کے کفار یعنی عبدیہ ہوازن